سبز گنبد کی مختصر تاریخ

از: ابو حمزہ محمد آصف مدنی عفی عنہ

سرگودھا، پنجاب، پاکستان

Mob:0304.5845090 whatsup:0313.7013113 arazvi425@gmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عاشق مدینہ امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطار قادری** مدظلہ العالی اپنی مایہ ناز تالیف "**عاشقان رسول کی 130 حکایات**" میں گنبد خضراء کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سرورِ دوجہان کا مکانِ عرش نشان:

مسجدُ النّبویِّ الشّریف عَلٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں مشرِقی جانب وہ بُقعہ نور واقع ہے جہاں مدینے کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جلوہ گر ہیں، یہ وُہی حجرۂ مبارَکہ ہے جسے **مسجدُ النّبویِّ الشّریف** عَلٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پہلی بار تعمیر کے وقت ہی سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رہائش کے لئے تیّار کیا گیا تھا اور یہیں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تقریباً 9 برس تک اپنے سرتاج، صاحِبِ معراج صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قدموں میں حاضر رہیں، اِسی بنا پر اِسے **حُجرۂ عائشہ** بھی کہتے ہیں۔

گارے اور مِٹّی سے بنی دیواروں اور کَھجور کی ٹَہنیوں اور پتّوں کی چھت پر مشتمل مختصر رَقبے کا یہ گھر شاید اُس وَقت مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیْماً کی سادہ ترین عمارت تھی اِس مکانِ عالی شان کی چھت شریف کی بُلندی قدِ آدم یعنی انسانی قد سے ایک ہاتھ (یعنی تقریباً آدھا گز زیادہ بلند) تھی۔ بعد میں اس کے اَطراف میں ایسے ہی حُجُراتِ مبارَکہ (مبارک کمرے) دیگر اُمَّہاتُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے لئے یکے بعد دیگرے تعمیر کئے گئے۔

حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں:

بعض مکانات جَرِیدِ نَخل یعنی کھجور کی صاف ٹہنیوں کے تھے، ان کو کمبل سے ڈھانپا ہوا تھا اور دروازے پر بھی کمبل کے پردے تھے۔ تمام مکانات قبلے کی طرف اور مشرِق و شام کی جانب تھے، مغرِب کی سَمت کوئی مکان نہ تھا۔ بعض مکان شریف کچّی اینٹوں کے بھی تھے۔ (جذبُ القلوب ص ۹۷)

حُجرۂ مبارَکہ میں وِصال و تدفین

رسولِ بے مثال، صاحبِ جُود و نَوال، حبیبِ ربِّ ذُوالجلال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اسی **حُجرۂ عائشہ** میں ظاہِری وِصال فرمایا، گھر کے جس حصّے میں اِنتِقال شریف ہوا وُہی حصّۂ زمین آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی قبرِ انور بننے اور جسمِ منوّر سے لپٹنے سے مُشَرَّف ہوا۔ اُمُّ الْمُؤمنین عائِشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنی وفات شریف تک اِسی حُجرۂ مقدّسہ میں مُقیم رہیں۔

شَیخینِ کریمَین کی حُجرۂ مُطہَّرہ میں تدفین

امیرُ الْمُؤمِنین، خلیفۃُ الْمُسلِمین حضرتِ سیّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جب وَقتِ رخصت آیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے **وَصِیَّت** فرمائی کہ میرے جنازے کو شاہِ بحرو بر، مدینے کے تاجور، حبیبِ داوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے روضۂ اَنور کے پاک دَر کے سامنے رکھ کر عرض کرنا:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ ھٰذَا اَبُوْبَکرٍ بِالْبَابِ"

یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ابو بکر حاضِرِ دربار ہے۔

اگر دروازۂ مبارَکہ خود بخود کُھل جائے تو اندر لے جانا ورنہ جنّتُ الْبَقیع میں دفن کر دینا۔ بعدِ رِحلت حسبِ وَصِیّت روضۂ اَنور کے سامنے جنازۂ مُبارَکہ رکھ کر جوں ہی عرض کیا گیا:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ!"

"ابو بکر حاضِرِ دربار ہے۔"

دروازے کا تالا خود بخود کُھل گیا اور آواز آنے لگی:

"اُدْخِلُوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ فَاِنَّ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ مُشْتَاق"

دوست کو دوست سے مِلا دو کہ دوست کو دوست کا اِشتِیاق (یعنی شوق) ہے۔

(ابنِ عساکر ج ۳۰ ص ۴۳۶، تفسیر کبیر ج ۷ ص ۴۳۳)

چُنانچِہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پہلو (یعنی برابر) میں دفن کیا گیا اور قَبْر اس طرح کھودی گئی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مبارَک سر حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارَک شانوں (یعنی بَرَکت والے کندھوں) کے سامنے آتا تھا۔

پھر تقریباً 10 سال بعد جب اِمامُ الْعادِلین، امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا **عمر بن خطّاب** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے شہادت پائی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی حُجرۂ مُطَہَّرہ کے اندر خلیفۃُ الْمُسلِمین حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پہلوئے اَنور میں مدفون ہوئے ۔

یاالٰہی! از پئے حضُراتِ صدّیق و عمر
خیر دے دنیا کے اندر آخِرت محمود کر

حُجرۂ مقدّسہ دو حصّوں میں تقسیم تھا

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا حُجرۂ مُبارَکہ دو حِصّوں میں مُنْقَسِم (یعنی تقسیم) تھا، ایک وہ حصّہ جہاں قُبُورِ مبارَکہ تھیں اور دوسرا وہ جہاں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی رِہائش تھی، دونوں حِصّوں کے درمیان ایک دیوار تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں اپنے گھر کے اُس حصّے میں جس میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور میرے والدِ ماجِد (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) آرام فرماتھے، اِس حال میں داخِل ہوا کرتی تھی کہ پردے کا کچھ خاص اہتِمام نہ ہوتا تھا، میں کہتی تھی کہ ایک میرے شوہَرِ نامدار ہیں اور دوسرے میرے والِدِ بزرگوار۔

جب ان کے ساتھ امیرُ الْمُؤمِنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دفن ہوئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے حیا کی بِنا پر اِس طرح داخِل ہوتی تھی کہ میں نے اپنے جسم کو خوب اچّھی طرح کپڑوں میں لپیٹا ہوا ہوتا تھا۔ (مسند امام احمد ج ۱۰ ص ۱۲ حدیث ۲۵۷۱۸)

معلوم ہوا کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدہ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اس اَمْر میں کوئی شک نہ تھا کہ دنیا سے پردہ فرما لینے کے باوُجُود بھی صاحِبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور پیارے پِدَر (والد محترم) سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے اپنے روضۂ اَنور کے اندر رہتے ہوئے بھی مجھے دیکھ رہے ہیں اور یہی عقیدہ امیرُ الْمُؤمِنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں تھا، جبھی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے روضۂ اَطہر میں دَفْن ہونے کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضِری دیتے وَقت پردے کا خُصُوصی اہتمام فرمایا کرتی تھیں۔ حالانکہ قبروں کے پاس اس طرح پردے کا حکم نہیں ہے۔

شَیخَینِ کریمَین کے بعد کوئی یہاں دفن نہیں ہوا

شیخینِ کریمین (حضرت ابو بکر و عمر) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے بعد حُجرۂ مبارَکہ میں کسی اور کی تدفین کی ترکیب نہیں بنی، ذُوالنُّورَین، جامِعُ القراٰن حضرتِ سیِّدُنا عثمان ابنِ عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت اگرچہ مدینۃُ الْمُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ

تَعظِیماً میں ہوئی لیکن ایک فسادی گروہ نے حُجرۂ پاک کے اندر آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہُ کی تدفین نہیں ہونے دی چُنانچِہ آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہُ کو جنَّتُ البَقیع میں دَفن کیا گیا۔

جبکہ مولیٰ مشکِل کُشا حضرت علیُّ المرتَضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہ تَعَالٰی وَجہَہُ الکَرِیم کی شہادت مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً سے بہُت دُور کوفے میں ہوئی لہٰذا آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہُ کی تدفین بھی حُجرۂ مطہّرہ میں نہ ہوئی۔

جب نَواسۂ رَسول، جگر گوشۂ بَتول حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن مُجتَبیٰ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہُ کو زہر دے کر شہید کیا گیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہُ کی تدفین حُجرۂ مقدّسہ میں کرنے کی کوشش ہوئی تو اُس وَقت مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً کا گورنر مَروان جو کہ اہلِ بیت کا مخالِف تھا، مُسلَّح ہو کر آڑے آیا چنانچِہ خونیں تصادُم (قتل وغارت) سے بچنے کے لئے حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہُ کی تدفین جنَّتُ البَقیع میں کر دی گئی۔

وہ حسن مُجتَبیٰ سیِّدُ الاَسخِیا
راکِبِ دَوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

حُجرۂ مبارَکہ کا دروازہ بند کر دیا گیا

صِدّیقہ بنتِ صِدّیق، محبوبۂ محبوبِ ربُّ العٰلَمین، اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہَا کا جب وِصال ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہَا کو جنَّتُ البَقیع میں دفن کیا گیا اور حُجرۂ مُطہَّرہ کے دروازۂ مبارکہ کے باہَر ایک مضبوط دیوار کھڑی کر کے اُس میں داخِلے کا راستہ بند کر دیا گیا۔ اُمُّ المُؤمنین رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہَا کے وِصال کے بعد وہ جگہ بھی خالی ہو گئی جہاں آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہَا قِیام پذیر تھیں، یوں اب حُجرۂ مُنوَّرہ میں چوتھی قبر کی جگہ خالی ہے۔ قُربِ قِیامت میں حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا نُزُول ہو گا اور بعدِ انتقال آپ عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تدفین حُجرۂ پاک میں کی جائے گی۔

حُجرۂ مبارَکہ کی دیواروں کی تعمیر

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری کے دَور میں مکانِ عالی شان کی دیواریں پکّی نہ تھیں، سب سے پہلے امیرُ المُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہُ نے پکّی دیواریں تعمیر کروائیں ،پھر پہلی صدی کے مجدِّد حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنہُ نے پہلی صدی ہجری میں جب مسجدُ النَّبَوِیّ

الشَّریف عَلٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعمیر نو کی تو سیاہ پتھّروں سے (بِغیر دروازے کے) دیواریں بناکر **حُجرۂ عائِشہ** کا اصلی رقبہ محفوظ کر دیااوراس کے گرد پنج گوشہ (یعنی پانچ کونے والی) دیوار تعمیر کروادی جس میں کوئی دروازہ نہیں ہے۔

جالی مبارَک کی تاریخ

مَقصُورہ شریف لوہے اور پیتل کی اُس جالی مبارک کو کہا جاتا ہے جسے قُبورِ مبارکہ کے اطراف میں حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تعمیر کردہ پنج گوشہ (پانچ کونی) دیوار کے اردگرد نصب کیا گیاہے۔ سب سے پہلے مِصری سلطان رُکنُ الدّین بَیبَرس نے 668ھ میں لکڑی کی جالی مبارک بنائی تھی، اُس وقت اُس کی بُلندی دوآدمیوں کے قد کے برابر تھی۔ پھر شاہ زینُ الدّین کَتبُغانے 694ھ میں اس کے اوپر مزید جالی بڑھادی جو چھت سے جالگی۔ 886ھ میں آتَش زَدَگی (آگ لگ جانے) کے حادِثے میں یہ جالی مبارَک شہید ہوگئی تو سلطان قایِتْبائی نے لوہے اور پیتل کی جالیاں تیّار کروائیں جن میں سے پیتل کی جالیاں جانبِ قبلہ جبکہ لوہے کی جالیاں بقیّہ تینوں اطراف میں نَصب کی گئیں۔

مَقصُورہ شریف میں کئی دروازے ہیں:

ایک قبلے کی دیوار میں جس کا نام بابُ التَّوبہ ہے، ایک مغرِبی دیوار میں جسے بابُ الوُفُود کہتے ہیں، ایک مشرِقی دیوار میں جس کا نام بابِ فاطِمہ ہے اور ایک شِمالی جانب جسے بابُ التَّہَجُّد کہتے ہیں۔

بابِ فاطِمہ کے علاوہ تمام دروازے بند ہی رہتے ہیں، بابِ فاطِمہ بھی اُسی وَقت کھولا جاتا ہے جب کوئی گورنمنٹ کا مہمان یا وفُد آئے، یہ لوگ اگرچِہ مَقصُورہ شریف یعنی جالی مبارَک میں داخِل تو ہوجاتے ہیں لیکن پنج گوشہ دیوار کے اندر نہیں جاسکتے کیونکہ اِس میں داخلے کا کوئی دروازہ ہی نہیں ہے۔ پنج گوشہ کے اِرد گرد بڑے بڑے پردے آویزاں ہیں۔

تین قبروں کی نقلی تصاویر

آج کل تین قبروں کی تصویر والے طُغرے (پوسٹر) بازار میں بکتے ہیں، جس میں ایک قبر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور دو قبریں شیخین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما کی طرف منسوب کی ہوئی ہیں، یہ جعلی (نقلی) ہیں کیوں کہ تینوں مبارک قبریں پنج گوشہ دیواروں کے اندر ہیں اور اندر حاضِر ہونے کا کوئی راستہ ہی نہیں۔ جب ظاہری آنکھوں سے ان مبارک قبروں کی زیارت ممکن ہی نہیں تو یہ تصویریں کہاں سے اور کس طرح اُتاری گئیں؟

(اس کی مزید تفصیلات کیلئے فقیر **ابوحمزہ محمد آصف مدنی** کی ایک دوسری تحریر **"حضور کی قبرانور"** کا مطالعہ فرمائیں۔)

روضۂ انور پر گنبدِ اَطہر کی تعمیر

حُجرۂ مُبارَک پر پہلے کسی قسم کا گنبد نہ تھا، چھت پر صِرف نِصف قدِ آدم (یعنی آدھے انسانی قد) کے برابر چار دیواری تھی تا کہ جو کوئی بھی کسی غَرَض سے مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چھت پر جائے اُسے احساس رہے کہ وہ نہایت ادب کے مقام پر ہے اور کہیں بھول میں بھی اُس پر نہ چڑھے۔

یہاں یہ بیان کرنا **دلچسپی** سے خالی نہیں کہ عبّاسی خِلافت کے ابتدائی دَور میں مُقتَدَر شخصیّات کے مزارات پر **گنبد** بنانے کا سلسلہ ہوا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بغداد شریف اور دِمَشق میں **گنبد** دینی شخصیّات کے مَزارات کا باقاعِدہ حصّہ بن گیا۔

بغداد شریف میں **امامِ اعظم ابو حنیفہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ فائضُ الانوار پر بھی گنبد سَلجُوقی سلطان مَلِک شاہ نے **پانچویں صَدی** میں تعمیر کروایا تھا۔

اس کے بعد اس طرزِ تعمیر کو مِصر میں خوب رواج ملا اور وہاں تھوڑے ہی عرصے میں بہت سے مزارات پر گنبد بن گئے۔ جب قَلاوُوْن خاندان کا دَور آیا تو گنبد تقریباً تمام مُسلِم عَلاقوں میں عام ہو چکا تھا۔ مِصر میں چُونکہ یہ فنِّ تعمیر بہُت مقبول تھا اِس لیے سلطان منصور قَلاوُوْن نے جب روضۂ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر **پہلی مرتبہ گنبد** بنوانے کا فیصلہ کیا تو مِصری مِعماروں کی خدمات حاصل کی گئیں جنہوں نے اپنے ہُنَر کو کام میں لاتے ہوئے **678ہجری میں حُجرَۂ مُطَہَّرہ پر لکڑی کے تختوں کی مدد سے خوبصورت گنبد بنایا**۔ روضۂ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نسبت نے اِس گنبد شریف کو ایسا حُسن بخشا کہ زائرینِ مدینہ کی آنکھوں کا تارا بن گیا۔

وسیلہ تجھ کو بو بکر و عمر، عثمان و حیدر کا
الٰہی تُو عطا کر دے ہمیں بھی گھر مدینے میں

(وسائلِ بخشش ص ۴۰۴)

بڑے اور چھوٹے گنُبد شریف کی تعمیر

پہلا گنبد شریف تقریباً ایک صدی تک عاشِقانِ رسول کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا رہا۔ پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سیسہ پلائے ہوئے لکڑی کے تختوں میں سے چند ''تختے ضعیف (کمزور)'' ہو گئے۔

چنانچہ سلطانُ النَّاصر حسن بن محمد قلاوُوْن نے گنُبد شریف کی کچھ خدمت کی۔

پھر بعد میں سلطان اشرف شعبان بن حسین بن محمد نے 765ہجری میں مزید خدمت کی سعادت حاصل کی۔

ابھی ایک صدی اور گزری ہو گی کہ اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ گنبد شریف کی وسیع بنیادوں پر "خدمت" یا تعمیرِ نو کی جائے اور ساتھ ہی اُس پنج گوشہ احاطے کی بھی "تعمیری خدمت" کی جائے جو حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بنوایا تھا۔

سلطان اشرف قایِتْبائی نے اوَّلًا اپنے ایک نُمایَندے کو اِس کی تحقیقات پر مامور کیا۔ نُمایَندے کی رپورٹ کے مطابِق حُجرۂ مُطَہَّرہ کی دیواروں کی "خدمت" کی اَشَد ضَرورت تھی اور خاص طور پر پنج گوشہ شریف کی شَرقی (EAST) دیوار کی بھی کہ اس میں کچھ دَراڑیں پڑنی شروع ہو گئی تھیں۔

چُنانچِہ 14 شَعبانُ المعظم 881 سنِ ہجری کو **پنج** گوشہ شریف کے مُتاَثِرہ حصّے نکال لیے گئے، ساتھ ہی ساتھ **حُجرۂ مُطَہَّرہ** کی پُرانی چھت شریف بھی ہٹالی گئی اور شَرقی جانِب تقریباً ایک تہائی حصّے پر چھت ڈال دی گئی جس سے یہ ایک تہ خانے کی مانِند نظر آنے لگا، جب کہ باقی کے دو تہائی حصّے پر چھت کی ترکیب نہیں کی گئی بلکہ اِس کے اوپر **تینوں مبارَک قبروں** کے سِرہانوں کی جانب مُنَقَّش پتّھروں سے بناہوا ایک **چھوٹا سا مگر عَظَمت میں بہُت بڑا گنبد** حُجرۂ پاک پر تعمیر کر دیا گیا اُس کے اوپر سفید سنگِ مرمر لگایا گیا اور پیتل کا ہِلال (چاند) نَصب کر دیا گیا۔

اس کے اوپر مسجِدُ النَّبَوِیّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چھت کو مزید بُلند کر دیا گیا تاکہ یہ چھوٹا گنبد اپنے ہِلال (چاند) سمیت مسجِدِ کریم کی چھت شریف کے نیچے آ جائے۔ پھر اس کے اوپر **بڑا گنبد** شریف تعمیر کیا گیا۔

17 شَعبانُ المُعَظَّم 881 ہجری کو حُجرۂ مُطَہَّرہ کی "خدمت" اور تعمیرِ نو کا کام شُروع ہوا اور دو ماہ میں مکمَّل ہوا، یہ کام 7 شوّالُ المکرم 881 ہجری کو ختم ہوا۔

سلطان قایتبائی مُؤَرَّخہ 22 ذُوالحِجَّۃِالحرام 881ھ کو مدینۃُ المنورہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفاًوَّتَعظِیماً حاضِر ہوئے اور اُنہوں نے اُسی مقام سے حاضِری دی جہاں سے عوامُ النّاس کھڑے ہو کر سلام عَرض کرتے ہیں (یعنی جالی مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر مُواجَھَہ شریف کے سامنے سے)۔

جب انہیں جالی مبارَک کے اندر داخِل ہونے کی عَرض کی گئی تو فرمانے لگے: میں اِس قابل کہاں! اگر ممکن ہوتا تو میں مُواجَھَہ شریف سے بھی دُور کھڑے ہو کر سلام عرض کرتا۔

نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ قابِل منہ دکھانے کے
مگر اُن کا کرم بندہ نواز و بندہ پرور ہے

مُؤَذِّن پر دورانِ اذان آسمانی بجلی گری

13 رَمضان المبارَک 886ہجری کو آسمانِ مدینہ کا مطلَع اَبر آلود تھا، موذِّن صاحب حسبِ معمول مینارۂ رئیسیہ پر اذان دینے کی غَرَض سے چڑھے ہی تھے کہ اچانک ان پر بجلی گری، موذِّن صاحِب موقع پر ہی شہید ہوگئے اور مینارۂ رئیسیہ مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جانب گر پڑا، مسجِدِ کریم میں آگ بھڑک اٹھی، ناگہانی آگ کی لپیٹ میں آکر اور بھگدڑ وغیرہ میں مزید دس آدمی فوت ہوئے، آگ اور مَنارے کے گرنے سے گنبد شریف کو بھی "صدمہ" پہنچا اور کچھ مَلْبہ حُجْرَۂ مُطَہَّرہ کے اندر بھی حاضِری کے لئے جا پہنچا، تاہم حُجرۂ شریفہ "صدمے" سے محفوظ رہا، اگرچِہ فوری نوعیت کی "تعمیری خدمت" تو کروادی گئی مگر مکمَّل تفصیلات کے ساتھ سلطان قلِیتْبائی کو 16 رَمَضانُ المبارَک کو قاصد کے ذَرِیعے پیغام بھیج دیا گیا۔

سلطان نے مِصر سے ضَروری سامان اور ایک سو سے زیادہ معمار، کاریگر اور مزدور مدینۃُ المُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً روانہ کردیئے۔ کام شروع کردیا گیا، باہر والا گنبد شریف جس کو بہت زیادہ "صدمہ" پہنچا تھا مکمّل طور پر ہٹالیا گیا۔

سلطان قلِیتْبائی کے حکم سے 892 سن ہجری میں باہَر کی جانب ایک نیا گنُبد شریف تعمیر کیا گیا جو کہ صدیوں تک قائم رہا۔

سبز گنبد کب بنایا

کسی ضَرورت کی وجہ سے ترکی سلطان محمود بن عبدالحمید خان نے سلطان قلِیتْبائی کا بنوایا ہوا گنبد شریف شہید کرواکر 1233 ہجری میں دوبارہ گنبد تعمیر کروادیا۔

1253ھ مطابق 1837ء میں اِسے **سبز رنگ** کردیا گیا اور اس کے سبز رنگ کی وجہ سے اسے **گنبدِ خضرا** کہا جاتا ہے۔ اِس میں 67روشن دان ہیں، جن میں سے کچھ تو گول شکل کے ہیں اور باقی مُستَطِیل (یعنی لَم چَورَس) ہیں۔

گنبدِ خضرا خدا تجھ کو سلامت رکھے

دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

دونوں گنُبدوں میں ایک چھوٹا سا سوراخ رکھا گیا

نچلے گنبد شریف کے اوپر ایک ایسا سوراخ رکھا گیا ہے جس سے قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں رہتی، اس پر ایک باریک جالی لگائی گئی ہے تاکہ اس میں کبوتر وغیرہ داخل نہ ہوسکیں۔ اور بالکل اِسی طرح اس کے عین اوپر گنبدِ خضرا میں جُنوب کی سَمت ہلال (چاند) کے نیچے بھی سوراخ رکھا گیا تھا۔

جب کبھی قَحط کا سامنا ہوتا اہلِ مدینہ اِس رَوزن (سوراخ شریف) کو کھول دیا کرتے تھے، جونہی دھوپ کی کرنیں حجرہ مُطَہَّرہ کے اندر حاضِری کی سعادت پاتیں، بادَل پانی لیکر حاضِر ہوجاتے اور اہلِ مدینہ کے لیے خوب بارانِ رحمت برساتے۔ اب اسے بند کردیا گیا ہے۔

بَادَل گھرے ہوئے ہیں بارِش برس رہی ہے
لگتا ہے کیا سُہانا میٹھے نبی کا روضہ

(وسائلِ بخشش ص۲۹۹)

گنبد شریف کے مختلف رنگ

گنبد شریف کے مختلف اَدوار میں مختلف رنگوں کی وجہ سے اسے ان رنگوں کی نسبت سے شہرت رہی ہے، مثلاً جب اس کا رنگ سفید تھا تو اسے "قُبَّۃُ البَیْضَاء" کہتے، جب نیلا رنگ ہوا تو اسے "قُبَّۃُ الزَّرْقاء" کہنے لگے، اور پھر 1253ھ مطابق 1837ء سے اب تک یہ **سبز رنگ** کی وجہ سے "قُبَّۃُ الْخَضْراء" (یعنی سبز گنبد) کے نام سے مشہور ہے۔

(عاشقان رسول کی 130 حکایات: صفحہ 266 تا 281، مکتبۃ المدینہ: کراچی)